درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ
ضبط و ترتیب : مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی
معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال
جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

باب ما جاء فی الضیافة وغاية الضيافة إلى كم هي
ضیافت (مہمانی) کا بیان اور یہ کہ ضیافت کی حد کب تک ہے؟

حدثنا قتيبة ثنا الليث بن سعد عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي شريح العدوي انه قال: أبصرت عيناي رسول الله ﷺ وسمعة أذناي حين تكلم به قال: من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فليكرم ضيفه جائزته' قالوا وما جائزته؟ قال: يوم وليلة' قال: والضيافة ثلاثة أيام وما كان بعد ذلك فهو صدقة' ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليسكت...... هذا حديث حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابوشریح عدویؓ روایت کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور میرے کانوں نے آپ ﷺ سے سنا جس وقت آپ ﷺ یہ کلمات ارشاد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے مہمان کو اس کا عطیہ خوب باعزت طور پر دیدے۔ صحابہ نے عرض کیا' اس کا عطیہ کتنا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن رات۔ فرمایا'' اور ضیافت (مہمانی) تین دن ہے۔ اور جو اس کے بعد دینا ہے وہ صدقہ ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ نیکی کی بات کہے۔ اور یا چپ رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مہمان نوازی بھی ایک مسنون عمل ہے اور اخلاق حمیدہ میں سے ہے۔ مہمان کا حق ہے میزبان پر کہ وہ اس کی مہمانی کرے اور مہمان کے لئے بھی کچھ آداب ہیں۔ اس باب میں مہمان اور میزبان دونوں کے حقوق اور آداب کا بیان ہو رہا ہے۔

ابصرت عيناى رسول الله ﷺ وسمعته اذناى الخ:

حدیث کا راوی حضرت ابوشریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ یہ جملے ارشاد فرمارہے تھے

تو اس وقت میری آنکھیں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی تھیں اور میرے کانوں نے آپ سے یہ جملے سنے' راوی کا اس حالت کو ذکر کرنے سے مقصود تاکید ہے کہ نہ تو اس میں جھوٹ کا شائبہ ہے اور نہ اس بارے میں مجھے وہم یا شک ہوا ہے بلکہ میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ حضور ﷺ نے یہ جملے ارشاد فرمائے ہیں اور مجھے وہ حالت پوری طرح یاد ہے کہ آپؐ یہ جملے ارشاد فرما رہے تھے۔ اور میں بقائمی ہوش وحواس سن رہا تھا۔

من کان یؤمن باللہ و الیوم الاخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ: مہمان کی عزت واکرام کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے یہ انداز اختیار کیا گیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے مہمان کے لئے اس کی مہمانی بہتر اور خوب بنادے۔ یعنی جو شخص مؤمن ہو تو اس میں یہ صفت ہونی چاہیے کہ حسب استطاعت مہمان کی عزت واکرام کرے۔ مہمان کا اکرام کئی طریقوں سے ہوسکتا ہے' مثلاً اس کے ساتھ فراخدلی 'کشادہ جبین اور خندہ روئی سے پیش آنا' اس کے ساتھ میٹھی باتیں کرنا اور اس کو تین دن تک کھانا کھلانا۔ ایک دن رات اس کو حسب مقدور اچھا اور پُر تکلف کھانا تیار کرے۔ جس کو حدیث مذکورہ میں جائزہ کہا گیا ہے۔ اور اس کے بعد تین دن تک تکلف کے بغیر جو کچھ میسر ہو دیا کرے۔ مہمانی کا حق اب ختم ہوگیا۔ اس کے بعد اگر میزبان اس کو کچھ نہ دے تب بھی اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں ہے۔ اور اگر دے دے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

کیا ضیافت واجب ہے؟ وما کان بعد ذلک فھو صدقۃ: بعض فقہاء کرام نے اس جملہ سے استدلال کیا ہے کہ تین دن کے بعد جو کچھ دے تو وہ صدقہ ہے یعنی نفل ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین دن تک ضیافت کرنا واجب ہے' اس کے علاوہ بھی بعض روایات سے وجوب معلوم ہوتا ہے' لیکن جمہور اس کو سنت قرار دیتے ہیں کہ یہ مکارم الاخلاق کے قبیل سے ہے اور بعض نے تفصیل کرتے ہیں کہ اہل بادیہ اور گاؤں والوں پر ایک دن رات تک واجب ہے اور شہر والوں پر واجب نہیں۔ اور بعض علماء کرام نے لکھا ہے کہ تین دن کے بعد اس کو ایک دن رات کا کھانا دے کر رخصت کرنا چاہیے تاکہ اس خرچہ پر وہ ایک منزل سے دوسری منزل تک پہنچ سکے۔ لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ اس مسافر کا جانا ایسے راستے پر ہو جس میں آبادی قریب نہ ہو اور سہولیات مفقود ہوں۔

من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلیقل خیراً او لیسکت: یعنی جو شخص کامل ایمان والا ہو اور کامل ایمان چاہتا ہو تو وہ یا تو نیکی اور بھلائی کی باتیں کرے اور یا پھر خاموش رہے۔ کیونکہ بری باتوں میں نفع نہیں ہے بلکہ اس سے کی گئی نیکیاں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔

حدثنا أبي عمر ثنا سفيان عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن أبي شريح الكعبي أن رسول الله ﷺ قال: الضيافة ثلاثة أيام وجائزته يوم وليلة" وما انفق عليه بعد ذلك فهو صدقة' ولايحل له أن يثوي عنده حتى يحرجه.

ومعنی قوله: "لایثوی عنده" یعنی الضیف لایقیم عنده حتی لیشتد علی صاحب المنزل۔ و الحرج هو الضیق۔ إنما قوله" حتی یحرجه یقول: حتی یضیق علیه۔ وفی الباب عن عائشه و أبی هریرة وقدرواه مالک بن انس و اللیث بن سعد عن سعید المقبری ۔۔۔ هذا حدیث حسن صحیح ۔۔۔ و ابو شریح الخزاعی هو الکعبی وهو العدوی و اسمه خویلد بن عمرو۔

ترجمہ: حضرت ابوشریح کعبیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ضیافت (مہمانی) تین دن تک ہے۔اور مہمان کا جائزہ (یعنی اس کیلئے طعام کی خصوصی اور پر تکلف تیاری) ایک دن رات ہے اور جو کچھ میزبان اس کے بعد اس پر خرچ کرے تو وہ صدقہ ہے۔اور اس مہمان کیلئے حلال نہیں کہ وہ یہاں تک گھر والے کے پاس ٹھہرے کہ اس کو حرج اور تنگی میں ڈال دے۔ اور آپؐ کے ارشاد گرامی "لایثوی عنده" کا مطلب یہ ہے کہ وہ مہمان' گھر والے کے پاس زیادہ نہ ٹھہرے کہ اس پر تنگی اور بوجھ پڑ جائے۔اور "حرج" تنگی کو کہا جاتا ہے۔اور "حتی یحرجه" کا مطلب یہ ہے کہ "یہاں تک کہ وہ تنگ آ جائے" اور اس باب میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایات ہیں۔اور اس حدیث کو حضرت امام مالک بن انس اور حضرت لیث بن سعد نے بھی حضرت سعید المقبری سے روایت کیا ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوشریح الخزاعی' یہی ابوشریح کعبی اور یہی ابوشریح العدوی ہے اور اسکا نام خویلد بن عمرو ہے۔

<u>تشریح وتوضیح:</u> گزشتہ روایات میں مہمان کا جو حق ہے' میزبان پر اس کا ذکر ہوا' اور اس روایت میں مہمان کے حق کے ساتھ ساتھ میزبان کا جو حق ہے' مہمان کے ذمے اس کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔میزبان کے ذمہ جو حق مہمانی لازم ہے اس کی تفصیل گزشتہ حدیث کے ذیل میں ذکر ہوئی اور مہمان کے لئے جس ادب کا خیال رکھنا لازم ہے وہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ارشاد ہے: ولا یحل له ان یثوی عنده حتی یحرجه: یعنی مہمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں اس حد تک ٹھہر جائے کہ اس کو حرج اور تنگی میں ڈال دے۔مہمان تو خود جنتی ہوتا ہے۔کیونکہ بے فکر تکیہ لگا کر بیٹھ جاتا ہے اور پکا پکایا من وسلویٰ سامنے لایا جاتا ہے۔لیکن گھر والوں کا بھی تو خیال رکھنا چاہیے۔ایسا نہ ہو جیسا ایک آدمی دوسرے کے پاس ایک اونٹ کا ہدیہ لے کر آیا تھا اور پھر اس طرح پکا ڈیرہ لگا دیا کہ جیسا کہ اسے واپس جانا ہی نہیں اور بالآخر میزبان کو مجبوراً یہ کہنا پڑا۔

یامبرما أهدی جمل ...... خذ' وانصرف الفی جمل

قال وما اوقارها ...... قال زبیب و عسل (الخ)

باب السعی علی الأرملہ والیتیم

(بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کے لئے محنت وکوشش کرنے کا بیان)

حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن صفوان بن سلیم یرفعہ الی النبی ﷺ قال: الساعی علی الأرملة والمسکین کالمجاهد فی سبیل الله اوکالذی یصوم منها رویقوم اللیل۔ حدثنا الانصاری اخبرنا معن بن مالک عن ثوربن زید عن ابی الغیث عن ابی هریره عن النبی ﷺ مثل ذلک۔ هذا حدیث صحیح غریب۔ وابو الغیث اسمه سالم مولی عبدالله بن مطیع و ثور بن یزید شامی -- و ثور بن زید مدنی۔

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیمؓ نے جناب رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بیوہ اور غریب و نادار کے لئے محنت مزدوری کر کے کمانے والا (ثواب کے اعتبار سے) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔ یا اس آدمی کے برابر ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کی روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابو الغیث جو ہے اس کا نام سالم مولی عبید اللہ بن مطیع ہے۔ اور ثور بن یزید شامی ہے۔ اور ثور بن زید مدنی ہے۔

<u>بے سہاروں پر خرچ کرنا جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے:</u> ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے بر وصلہ کے بعض دوسرے پہلو کی خاص طور پر فضیلت بیان فرمایا ہے۔ غریبوں' بے کسوں' بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی خبر گیری کرنا اور ان کے لئے کما کر ان پر خرچ کرنا اجر و ثواب کے لحاظ سے جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔ جہاد میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنی جان (روح) کو قربانی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اور بیواؤں' ضعیفوں پر خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال لگاتا ہے اور کہا جاتا ہے۔ "المال شقیق الروح" یعنی مال' روح کا سگا بھائی ہے۔ پس جن مواقع میں مال لگانے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ ان مواقع میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مال کی قربانی پیش کرنا اسی طرح ہے۔ جیسا کہ یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کی قربانی دیتا ہے۔ اس لئے اس عمل کا اجر و ثواب جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔

<u>او کالذی یصوم النهار و یقوم اللیل:</u> یا غریبوں بیواؤں' بے سہاروں پر خرچ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے' اور رات بھر نماز میں گزارتا ہے۔ چونکہ بیواؤں اور غریبوں کی خبر گیری کرنے والا آدمی جب دن میں محنت مزدوری کرتا ہے۔ اور اس کی کمائی میں غریبوں کا حصہ ہوتا ہے۔ اور جب رات کو اپنے بستر پر آکر سوتا ہے تب بھی اس کے ساتھ ہر وقت غریبوں مسکینوں اور بے سہاروں کی فکر لاحق ہوتی ہے اس وجہ سے گویا اس

کا دن رات سب عبادت میں گزارتا ہے جیسا کہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز پڑھتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ غریبوں اور بیواؤں پر خرچ کرنا اور بے سہاروں کی خبرگیری کرنا جہاد فی سبیل اللہ اور دن کو روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے کے برابر اجر وثواب کا باعث اور بہترین عمل ہے۔

باب ماجاء فی طلاقة الوجه وحسن البشر

(خندہ روئی اور بشاشت کا بیان)

حدثنا قتيبه ثنا المنكدر عن أبيه عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ: كل معروف صدقة وإن من المعروف ان تلقى أخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك في اناء اخيك ... وفي الباب عن أبي ذر ... هذا حديث حسن صحيح۔ ترجمہ: حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے۔ اور یقیناً نیکی کے کاموں میں سے یہ بھی ہے کہ تو اپنے بھائی (مسلمان) سے بشاشت اور خندہ پیشانی کے ساتھ مل جائے۔ اور یہ بھی ہے کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دے۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

<u>معروف اور منکر کی تشریح:</u> <u>كل معروف صدقة:</u> معروف کا معنی ہے جانا پہچانا، اور منکر اس کا ضد ہے جو غیر معروف اور ناآشنا ہو جیسا کہ کوئی آدمی غیر معروف دارالعلوم میں آئے۔ اور اس کی شکل وصورت اور اس کا وضع قطع، سب نیا ہو تو طلبہ اس کو دیکھ کر سمجھ جائیں، کہ یہ تو کوئی ناآشنا اور غیر معروف آدمی ہے۔ اور اگر اس کا وضع قطع لباس اور شکل وصورت طالب علموں کی طرح ہوں۔ تو پھر طلباء اس کو غیر معروف اور منکر نہ سمجھیں گے۔ پس معروف اس عمل کو کہا جاتا ہے جس کا نیکی کا کام ہونا ادلہ شرعیہ اور طرف سے بھی معلوم ومعروف ہو اور منکر اس کے خلاف ہے۔ پس حدیث پاک کا مطلب واضح ہے کہ ہر موافق شریعت نیکی کا کام صدقہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدقات کا اجر وثواب حاصل کرنا صرف مال لگانے پر موقوف نہیں، جو شخص نادار اور غریب ہو تو مختلف قسم کے نیک اعمال کر کے بغیر مال لگائے بھی ہزاروں صدقات کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ پھر ان نیکی اور موافق شرع افعال کے بعض افراد کو رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا۔ وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق الخ یعنی نیکی کے کاموں میں سے یہ بھی ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملو۔ اس سے بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔ نیز اپنے ڈول سے اپنے بھائی مسلمان کے برتن میں پانی ڈال دو تا کہ وہ علیحدہ ڈول نکالنے کی تکلیف سے بچ جائے یہ بھی صدقہ ہے۔